رسائل و مسائل

رمضان، عید اور رویت ہلال کمیٹیاں

مولانا عبدالمالک صاحب شعبہ استفسارات منصورہ لاہور

سوال: ہمارا گاؤں ..... سے تقریباً ۸ میل دُور شمال مغرب میں واقع ہے۔ شروع ہی سے ہمارے ہاں یہ معمول چلا آرہا ہے کہ عموماً لوگ سرکاری اعلان سے ایک دن پہلے رمضان المبارک کے روزے شروع کرتے ہیں اور ایک دن پہلے ختم کر کے عید مناتے ہیں۔ یہی حال اس علاقے کے تقریباً تمام دیہات کا ہے۔ رمضان المبارک اور عید کا اعلان ایک مقامی مدرسہ کا مہتمم کرتا ہے۔ جس کا صحیح حال اللہ ہی جانتا ہے، لیکن میرے علم کے مطابق درست نہیں ہے۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ کل روزہ نہیں ہے جبکہ مقامی علماء کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ روزہ ہے (اور یہ اعلان اکثر اوقات بغیر کسی معتبر شہادت کے ہوتا ہے)۔ اب میں بہت پریشانی میں مبتلا ہوں اور کوئی متعین صورت نہیں پاتا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے ایک متعین اور واضح صورت بتادیں کہ حکومت کے اعلان پر عمل کر کے تمام ملک والوں کے ساتھ روزہ رکھوں اور عید مناؤں یا مقامی علماء کے اعلان پر عمل کر کے مقامی لوگوں کے ساتھ روزہ رکھ لوں اور عید مناؤں۔ یہ بات بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان مقامی لوگوں میں ایک قلیل تعداد ان کی بھی ہے جو حکومت کے اعلان پر عمل کرتی ہے۔

اگر آپ موخر الذکر راستے پر جانے کی تاکید کرتے ہیں تو اس حال میں پہلے روزے کی فرض کی نیت کروں یا نفل روزے کی؟

اور اگر میں مقامی علماء کے اعلان کے مطابق پہلا روزہ رکھوں اور پھر ڈیوٹی

پر حاضر ہو جاؤں۔ اور کالج میں لوگوں کا روزہ نہیں ہوتا جو کہ عموماً نہیں ہوتا۔ کیونکہ شہر کے لوگ اکثر حکومت کی پیروی کرتے ہیں۔ تو اس حال میں میرے لیے توڑنا مناسب ہوگا یا رکھنا۔

جواب :۔ اب جب کہ حکومت نے رویتِ ہلال کے لیے ایک مرکزی کمیٹی تشکیل دے دی ہے اور پھر ضلعی سطح پر رویتِ ہلال کمیٹیاں بھی قائم ہیں جن میں قابلِ اعتماد علماء بھی شامل ہیں تو اس بات کا موقع نہیں پیدا ہونا چاہیے کہ حکومت کی طرف سے رمضان شریف کا اعلان نہ ہو اور کوئی مقامی عالم رمضان شریف کا اعلان کر کے روزے رکھوانے شروع کر دے۔ اس کے بجائے حکومت کی رویتِ ہلال کمیٹیوں اور مقامی علماء کا فرض ہے کہ وہ آپس میں رابطہ قائم کریں۔ اگر کسی عالم نے شرعی شہادتوں کی روشنی میں رمضان کے چاند ہو جانے کا فیصلہ کیا ہو اور فیصلہ دینے والا عالم قضاء کا اہل تھا تو وہ اپنے فیصلے کو ضلعی رویت ہلال کمیٹی کے سامنے پیش کرے اور ضلعی کمیٹی مرکزی کمیٹی کے سامنے پیش کرے اور ضلعی اور مرکزی کمیٹی کو چاہیے کہ وہ قواعد کو ملحوظ رکھ کر فیصلہ دے۔ پھر ضلعی اور مرکزی کمیٹیوں کی طرف سے اس فیصلے کی تصدیق و تائید ہو جائے تو پورے ملک میں ...... اس کے مطابق عمل ہو جائے گا۔ اور اگر مقامی عالم کا فیصلہ شرعی وجود کی بنا پر رد کر دیا جاتا ہے اور اس کی گنجائش موجود ہے، اس لیے کہ وہ باقاعدہ قاضی تو نہیں ہے تو ایسی صورت میں ملک کے کسی حصے کے باشندوں پر اس کا حکم نافذ نہیں ہوگا۔ البتہ وہ شخص یا اشخاص جنہوں نے شہادتیں دی ہوں اور انہیں یقین ہو کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے تو وہ روزہ رکھنے کے پابند ہوں گے، لیکن اگر نہ رکھیں تو ان پر کفارہ نہیں ہوگا۔ (کذا فی الہدایۃ) لیکن اگر مرکزی کمیٹی بلا وجہ اس طرح کے فیصلے کو نہیں مانتی تو اسے نااہلیت کی بنا پر توڑ دیا جائے۔

لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک رویتِ ہلال کمیٹیوں کو سرکاری کمیٹیاں سمجھ کر ان سے تعاون نہیں کیا جاتا اور یہ کمیٹیاں بھی اپنے فیصلوں میں شرعی ضوابط کو پوری طرح ملحوظ نہ رکھنے کی وجہ سے علماء سے تعاون لینے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ نتیجہ افراتفری ہے اور ایسی صورت میں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آپ اپنے یقین اور عزم کے مطابق عمل کریں اور علاقے کے لوگوں سے

اتفاق و اتحاد کے پہلو کو بھی لازماً مدنظر رکھیں۔ نیز اصولاً لوگوں کو کسی مقامی عالم کے اعلان کے بجائے حکومت کی قائم کردہ آزاد رویت ہلال کمیٹی کے اعلان پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ اسی کی حیثیت قاضی کی ہے اور اسی کا فیصلہ قاضی کا فیصلہ ہے۔ جو لوگ اس سے ہٹ کر مقامی عالم کے اعلان پر روزہ رکھیں گے وہ نفل کی نیت سے روزہ رکھیں، رمضان کے روزے کی نیت نہ کریں۔

ٹریکٹر کے لیے بنک سے قرض

سوال: عرض ہے کہ مجھے ٹریکٹر کی اشد ضرورت ہے جو کہ زمیندار کے لیے لازمی اور ضروری ہے۔ مگر موجودہ دور میں قرضہ کے بغیر ایسا ممکن نہیں جبکہ مسلمان ہونے کی وجہ سے سود حرام ہے۔ اب جو صورت پیدا ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ زرعی بنک سے جو قرضہ لیں اس کا سود نہیں ہے۔ اس بنا پر ہمارے جماعتی دوستوں نے قرضہ زرعی بنک سے لیا۔ مگر مجھے ان کے اس طریقہ کار پر شک ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس مسئلہ کو جلد حل کر کے روانہ فرمائیں گے اور واضح کریں گے کہ اس کی شرعی پوزیشن کیا ہے؟

میں مینیجر مقامی زرعی بنک کے ہاں گیا۔ انہوں نے معاملے کی تفصیل اس طرح بیان کی کہ ہم لوگ جب قرضہ جاری کرتے ہیں تو اس پر ۱۲ فیصد (سود کا نام لیا) لیتے ہیں جو آج کل مارک اپ سکیم کے نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ ہمیں نوکروں کی تنخواہ دینی ہوتی ہے۔ باہر سے جو قرضہ ہم حاصل کرتے ہیں اس پر بھی سود دینا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے یہ رقم قرض کی اصل رقم میں جمع کر دیتے ہیں جس سے ٹریکٹر خریدا جاتا ہے۔ پھر برابر اقساط مقرر کرتے ہیں۔ اگر ادائیگی میں توازن نہ ہو تو ۳ فیصد مزید سرچارج بھی وصول کرتے ہیں۔ پہلے کی نسبت اب سود در سود نہیں لگنے،

صرف جو سود پہلے لگ جانا ہے اُس کو وصول کیا جاتا ہے۔

مہربانی فرما کر مندرجہ بالا مسئلہ پر غور فرمائیں اور جلد ہی مجھے مطلع فرمائیں تاکہ مسئلہ کا حل نکالا جاسکے۔

جواب:۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے بنک کے لیے جو غیر سودی منافع بخش کام تجویز کیے ہیں ان میں سے ایک کام یہ تجویز کیا ہے کہ وہ لوگوں کو سودی قرضے دینے کے بجائے وہ چیزیں فروخت کرے جن کے حصول کے لیے انہیں قرضہ درکار ہے۔ مثلاً ٹریکٹر کے لیے کسی نے قرضہ مانگا ہے تو بنک قرض لینے والے سے کہے کہ ہم سے ٹریکٹر خرید لو۔ اور بنک ٹریکٹر کی اصل قیمت خرید پر اپنا منافع لگا کر ٹریکٹر فروخت کرے۔ ٹریکٹروں کی کمپنی سے بنک نے پہلے سے معاملہ طے کیا ہوا ہو اور ٹریکٹر کا خریدار بنک ہو۔ اور کمپنی نے بنک کے لیے ٹریکٹر الگ کر دیئے ہوں اور بنک کے کہنے پر وہ بنک کی طرف سے خریدار کو دے دیں۔ اور بروقت ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں جرمانہ بنک کے بجائے حکومت لگائے جب کہ وہ سمجھتی ہو کہ جرمانہ لگانے کی معقول وجوہ موجود ہیں۔ لیکن عملاً اس طرح سے نہیں ہو رہا۔ اس لیے بنک سے کہا جائے کہ یا تو وہ ٹھیک اسی طرح سے اس کاروبار کو شروع کرے جس طرح نظریاتی کونسل نے اس کی سفارش کی ہے۔ بصورتِ دیگر دھوکے سے سودی کاروبار کو غیر سودی نام سے جاری رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔

مُسلم پرسنل لا نمبر

مُسلم پرسنل لا کیا ہے؟ شرعاً اس کی کیا اہمیت ہے؟ عصرِ حاضر میں اس کی اہمیت میں کیوں اضافہ ہوا ہے۔ حکومت اس سلسلے میں کیا اقدام کر رہی ہے اور مسلمان اس سے کس طرح متاثر ہو رہے ہیں، مستقبل میں کیا اندیشے ہیں —— اس موضوع پر اہل علم کے گرانقدر مقالات کے لیے پڑھیے،

ماھنامہ دارالعلوم کا مُسلم پرسنل لاء نمبر

پاکستان میں پتہ } مولینا عبدالستار صاحب مقام کرم علی والہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان